بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔آبِ زم زم بیٹھ کر، اور قبلہ رخ ہو کر پینا چاہئے اور اگر کھڑے ہو کر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر پیا جائے تو بھی جائز ہے، ممنوع نہیں۔ اور جوتے پہن کر اور بغیر پہنے بھی پینا جائز ہے۔(ماخذہ التبویب،۷۵۔۴۷۵:۱۲۶)

لمافی الصحیح للبخاري(١؛٢٣٦)

‘‘عن ابن عباس رضی الله عنهماقال شرب النبي قائما من زمزم’’

وفی فتح الباری(٣؛٤٩٣)

‘‘ثبت عن علي عند البخاري أنه صلى الله عليه و سلم شرب قائما فيحمل على بيان الجواز’’

وفی الدرالمختار،(١؛١٢٩)

‘‘(وأن يشرب بعده من فضل وضوئه) كماء زمزم (مستقبل القبلة قائما) أو قاعدا’’

وفی الشامیة

‘‘(قوله : أو قاعدا) أفاد أنه مخير في هذين الموضوعين ، وأنه لا كراهة فيهما في الشرب قائما بخلاف غيرهما’’

(۲)۔۔۔اسم اعظم عام طور سے اللہ تعالی کے اس مبارک نام کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ دعا کرنا زیادہ امید قبولیت رکھتا ہو اس نام مبارک کی تعیین میں مختلف اقوال منقول ہیں اسم اعظم بعض حضرات نے ‘‘یاحی یاقیوم’’ کو کہا ہے، بعض نے ‘‘لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوم’’ کو، بعض نے ‘‘الله’’ کو، بعض نے ‘‘لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِين’’ کو اور یہ تمام صیغے دعا کی قبولیت کے لئے مجرب ہیں، البتہ اسمِ اعظم کے بارے میں محققین کی تحقیق یہ ہے کہ کسی ایک اسمِ اعظم باری تعالی کو معین طور سے اسمِ اعظم کہنا مشکل ہے۔(فتاوی عثمانی ۱:۲۸۱)

مشكاة المصابيح – (٢ / ١٦)

وعن أنس قال : كنت جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد ورجل يصلي فقال : اللهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت الحنان المنان بديع السماوات والأرض يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم أسألك فقال النبي صلى الله عليه وسلم : " دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا دعي به أجاب وإذا سئل به أعطى " . رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه

مشكاة المصابيح – (٢ / ١٦)

وعن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : " اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين : (وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم) وفاتحة (آل عمران) (الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم)رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه والدارمي

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (۸ / ۱۱۹)

قال أبو جعفر الطبراني اختلفت الآثار في تعيين الاسم الأعظم وعندي أن الأقوال كلها صحيحة إذ لم يرد في خبر منها أنه الاسم الأعظم

(۳)۔۔۔اسٹاک مارکیٹ میں جائز اور ناجائز دونوں قسم کے کاروبار ہوتے ہیں، اس لئے کسی کے بارے میں حتمی حکم نہیں لگایا جاسکتا، آپ اپنے کام کی پوری تفصیل لکھ کر بھیجیں، اس کے بعد انشاء اللہ آپ کے سوال کا جواب دیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بینک کی اسلامی شاخ فی الحال مستند علماءِ کرام کی زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق کر رہی ہے ا س لئے اس کے ساتھ اس کی اسلامی شاخ میں سرمایہ کاری کرنا جائز ہے، لیکن چونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ معاملات کرنے کی صورت میں وقتاً فوقتاً دارالافتاء سے رجوع کرتے رہنا چاہئے۔

(۴،۵)۔۔۔دارالافتاء سے شرعی مسائل کے جوابات دئے جاتے ہیں، وظائف وغیرہ نہیں بتائے جاتے، تاہم اس کے لئے حکیم الامت مولانا اشرف تھانوی صاحب ؒ کی کتاب "اعمالِ قرآنی" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۶)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں شرعاً پانی پینے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، البتہ اگر طبی اعتبار سے مذکورہ حالت کے بعد پانی پینا نقصان دہ ہو اور ڈاکٹر پانی نہ پینے کا مشورہ دے تو پانی نہ پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔۔۔۔واللہ اعلم بالصواب

محمد رضوان جیلانی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵۔ربیع الثانی۔۱۴۳۳ھ

۱۹۔مارچ۔۲۰۱۲ء

۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں ان الفاظ سے دعا کی اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک

اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی مشکوٰۃ، ابوداؤد

ترجمہ: یعنی اس شخص نے اللہ تعالی کے اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگی ہے جس کے ذریعہ جب دعا کی جائے اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ جب کوئی چیز مانگی جائے وہ دیدیتا ہے۔

نیز بعض روایات میں اسم اعظم سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ طٰہٰ میں ہے۔
مشکوٰۃ کی ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ اسم ان دوآیتوں میں ہے الحکم ۔۔۔واحدلا الہ الاھوالرحمن الرحیم اوراسم اللہ لا الہ الاھوالحی القیوم

بعض صحابہ سے مروی ہے کہ الحی القیوم اسم اعظم ہے امام رازی اور علامہ نوویؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔علامہ جزریؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ ہوالحی القیوم ہے۔بعض حضرات نے رب اور بعض حضرات نے لفظ اللہ کو اسم اعظم قرار دیا ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اسم اعظم ایک راز ہے جس سے کوئی واقفیت نہیں ہے علماء محققین نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ درحقیقت تمام اسماء باری تعالی اسم اعظم ہیں اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں لہٰذا اسم اعظم جس سے زیادہ عظمت کسی اسم باری کو حاصل ہو مستند روایات سے ثابت نہیں ہے اور جن جن اسماء کے بارے میں احادیث میں وارد ہوا کہ ہے کہ وہ اسم اعظم ہیں ان سے مراد یہ ہیں کہ یہ بھی باری تعالی کے عظیم اسماء میں سے ہیں اوران کے ذریعہ خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے اس لئے اس بارے میں مختلف روایات مروی ہیں اور متفقہ طور پر کسی ایک کو علی الاطلاق اسمِ اعظم کہنا مشکل ہے ملا علی قاریؒ نے مذکورہ بالا تمام اقوال نقل کرنے کے بعد امام طبرانی کے حوالے سے لکھتے ہیں:وعند۔۔الاقوال کلھا صحیحۃ اذلم یرد فی خبر منھا انہ الاسم الاعظم ولاشئ اعظم منہ

لمافی روح البیان(۲؛۲۵۵)

’’{ اللہ } ھذا الاسم اعظم الاسماء التسعة والتسعين لانه دال على الذات الجامعة لصفات الآلهية كلها حتى لا يشذ منها شىء وسائر الاسماء لا تدل آحادها الا على آحاد المعانى من علم او قدرة او فعل وغيره ولانه اخص الاسماء اذ لا يطلقه احد على غيره لا حقيقة ولا مجازا وسائر الاسماء قد يسمى بها غيره كالقادر والعليم والرحيم وغيرها‘‘

وفی الحاوی فی تفسیر القرآن الکریمو(۱۳۴؛۱۱۵)

اعلم أن في قوله : {لإِلَى الله تُحْشَرُونَ} دقائق :

أحدها : أنه لم يقل : تحشرون إلى الله بل قال : {لإلى الله تحشرون} ، وهذا يفيد الحصر ، معناه إلى الله يحشر العالمون لا إلى غيره ، وهذا يدل على أنه لا حاكم في ذلك اليوم ولا ضار ولا نافع إلا هو ، قال تعالى : {لِّمَنِ الملك اليوم لِلَّهِ الواحد القهار} [غافر : ١٦] وقال تعالى : {والأمر يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ} [الإنفطار : ١٩]

وثانيها : أنه ذكر من أسماء الله هذا الاسم ، وهذا الاسم أعظم الأسماء وهو دال على كمال الرحمة وكمال القهر ، فهو لدلالته على كمال الرحمة أعظم أنواع الوعد ، ولدلالته على كمال القهر أشد أنواع الوعيد.